REGD No. L. 5264

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

پاکستان کی پالیسی ملک کے اندر اور باہر امن قائم کرنا ہے

کراچی ۲۴ جون ۔ پاکستان کے گورنر جنرل والاحضرت الحاج خواجہ ناظم الدین نے کہا پاکستان کی پالیسی اور کام پاکستان کے اندر اور باہر امن قائم کرنا ہے۔ اور وہ اس زریں اصول پر خدا کے فضل سے ہمیشہ کاربند رہے گا۔ آپ نے آج کراچی کے ایک حصے میں ایک عید گاہ کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہا۔ اس امن پسند پالیسی کے باوجود اگر کبھی پاکستان کو مجبوراً جنگ کرنی پڑی۔ تو وہ ملک کے دفاع اور اسلام کے تحفظ کے لئے ہوگی۔

آپ نے فرمایا تمام چھاؤنیوں میں مساجد کی تعمیر بھی فوجیوں کے کوارٹرز کی طرح ہی ہونی چاہئے تاکہ ہم اپنے مجاہدین کی تربیت خلفائے راشدین کے زمانے کے مجاہدوں کی طرح کر سکیں۔ جو میدان جنگ میں بھی مؤذن کی اذان سنتے ہی سر بسجدہ ہو جایا کرتے تھے۔

مصری جہاز پر گولہ باری

ہانگ کانگ ۲۴ جون ۔ چینی نیشنلسٹ حکومت کے ایک دستے نے آج دریائے ینگسی کے پاس ایک چھ ہزار ٹن کے مصری جہاز پر گولے برسائے پھر اس دستے نے جہازوں میں اتر کر مصری جہازرانوں کو پکڑ لیا۔ اس حادثے کی اطلاع ملنے پر چار امریکی جہازران کمپنیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ جہاز شنگھائی میں داخل نہ ہوا کریں۔ کیونکہ چینی کمیونسٹ اور چینی نیشنلسٹ فوجیں بلا امتیاز ہر جہاز پر گولے برسانا شروع کر دیتی ہیں۔

عربی طلبا کو وظائف

کراچی ۲۴ جون ۔ حکومت پاکستان نے مشرق وسطی (عرب ممالک) سے پاکستان میں ڈاکٹری انجینئرنگ اور زراعت کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے آنے والے طلباء کو ۲۰۰ روپے ماہوار کے بارہ وظائف دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان عرب ممالک کے ان طلباء کو آمد و رفت کا خرچ بھی دے گی۔

رقوم کی ادائیگی اور تبادلہ اشیاء کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا

اب صرف دونوں حکومتوں کی توثیق باقی ہے

کراچی ۲۴ جون ۔ کراچی میں رقوم کی ادائیگی اور ضروری اشیاء کے تبادلے کے متعلق جو بین المملکتی کانفرنس ہو رہی تھی وہ چار دن میں ۲۴ گھنٹوں کی دوستانہ گفتگو کے بعد آج ختم ہو گئی۔ معاہدے پر دونوں وفدوں کے لیڈروں نے دستخط کر دیئے ہیں اب اس معاہدے کی توثیق متعلقہ حکومتیں کریں گی۔ اور حکومتوں کی توثیق کے بعد معاہدے کو بیک وقت شائع کر دیا جائے گا۔ ایک ایجنسی کا کہنا ہے کہ اس سمجھوتے کے مطابق پاکستان ہندوستان سے فولاد کوئلہ، سوتی کپڑا۔ اور ادویہ وغیرہ لے گا اور ہندوستان کو کپاس۔ پٹ سن۔ کھالیں۔ اور کالا نمک وغیرہ دے گا۔ ہندوستانی وفد آج مسٹر ڈیسائی کی قیادت میں دہلی کے لئے روانہ ہو گیا۔

کپڑے کا کنٹرول اٹھا لیا جائیگا

کراچی ۲۴ جون ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان بہت جلد کپڑے پر سے کنٹرول اٹھا لے گی۔ کپڑے کے تاجروں کے کہنے کے مطابق مارکیٹوں میں ہر قسم کا کپڑا بہتات میں موجود ہے۔ جو آئندہ آٹھ ماہ کی ضرورت کو پورا کر سکتا ہے۔

مشیروں کے اختیارات

کراچی ۲۴ جون ۔ مسلم لیگ کی طرف سے مغربی پنجاب کے گورنر کو نظم و نسق میں مشورہ دینے کے لئے جو پانچ مشیر مقرر ہوں گے۔ ان کے اختیارات پر آج حکومت کے ایک نمائندے نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ ان کے ہر معاملے اور تجویز سے گورنر کا اتفاق ضروری ہوگا۔ جو براہ راست مرکز اور مرکزی اسمبلی کے روبرو جوابدہ ہے۔ مشیروں کے اختیارات گو وزیروں کے سے ہوں گے لیکن چونکہ وزیر اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہوتے تھے۔ اور اب کوئی اسمبلی نہیں ہے لہٰذا ان کے ہر کام میں گورنر کی منظوری اور تعاون ضروری ہوگا۔

مشرقی پاکستان کو اناج

کراچی ۲۴ جون ۔ کل وزارت خوراک کے ایک اعلان میں بتایا گیا۔ کہ مشرقی پاکستان کو مغربی پاکستان سے ۳۰ ہزار ٹن اناج بھیجا جائے گا۔ اس میں سے ۲۰ ہزار ٹن گندم کا آٹا ہوگا۔ پانچ ہزار ٹن گندم اور باقی ۵ ہزار ٹن سندھی چاول۔

اسلامی ممالک سے افغانستان کا اینٹی پاکستان پروپیگنڈا رکوانے کی اپیل

پشاور ۲۴ جون ۔ آفریدی طلباء کی فیڈریشن نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں افغانستان کے اینٹی پاکستان پروپیگنڈے کی مذمت کرتے ہوئے تمام اسلامی ممالک سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ مداخلت کر کے افغانستان کو پاکستان ایسی عظیم الشان اسلامی مملکت کے خلاف پروپیگنڈے کرنے سے روکیں۔ ریزولیوشن میں پاس کیا گیا کہ اسلامی ممالک کے معاملے میں افغانستان نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ اسلامی ممالک میں افتراق و انتشار پھیلا رہا ہے۔

درگئی پن بجلی کے بجلی گھر کا کام قریب الاختتام ہے

مردان ۲۴ جون ۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم نے بتایا کہ درگئی پن بجلی کے بجلی گھر کے پروجیکٹ کا کام اب قریب الاختتام ہے۔ اس پر اس وقت تک ایک نہایت ہی کثیر رقم روپیہ خرچ ہو چکی ہے۔ اور ابھی اس پر مزید خرچ ہوگا۔ مرکزی حکومت نے اس کے لئے صوبہ سرحد کی حکومت کو قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔ آپ نے کہا۔ مالاکنڈ کی بجلی مغربی پنجاب کے سارے صوبے صوبہ سرحد کے بعض ضلعوں اور قبائلی علاقوں کے لئے کافی ہوگی۔ اور درگئی کی بجلی صرف صوبہ سرحد کے لئے ہوگی۔ آپ نے کہا بجلی کے بعد مردان جہاں چینی کا ایک بہت بڑا کارخانہ زیر تعمیر ہے۔ صوبہ سرحد کی صنعتی سرگرمیوں کا مرکز بن جائے گا۔ اور درگئی پن بجلی سے صوبے بھر میں صنعتوں کا جال بچھانے میں بہت مدد ملے گی۔

ہم ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے

کراچی ۲۴ جون ۔ کل اتحادی قوموں کے کشمیر کمیشن کے جو دو رکن پاکستان سے اس کے جواب کی وضاحت طلب کرنے کے لئے آئے۔ انہوں نے ہوائی اڈے پر بعض اخبار نویسوں کے استفسار کا جواب دیتے ہوئے کہا ابھی ہماری کوشش میں درمیان میں ہے اور جدوجہد ایسے نازک مراحل میں سے گزر رہی ہے۔ کہ ہم کسی سوال کے جواب میں اپنے کسی نقطۂ نظر کا اظہار نہیں کر سکتے

ہانگ کانگ کا دفاع

ہماری ذمہ واری ہے

لنڈن ۲۴ جون ۔ برطانوی وزارت امور خارجہ کے ایک ترجمان نے اخبار نویسوں کے استفسارات پر بتایا۔ کہ ہانگ کانگ میں دفاعی انتظامات کے سلسلے میں برطانیہ اور امریکہ سے اعانت کے لئے نہیں کہے گا۔ کیونکہ ہانگ کانگ کا دفاع براہ راست اسکا اپنی ذمہ داری ہے۔

— کراچی ۲۴ جون ۔ حکومت پاکستان نے کامن ویلتھ ایئر ٹرانسپورٹ کونسل میں شمولیت کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کونسل لنڈن میں جولائی کے آخری ہفتے میں ہوگی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کونسل میں فضائی تعلقات کے سلسلے میں بعض نہایت اہم اور بنیادی امور زیر بحث

ایسٹ ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

اپنا وعدہ دیکھیں اور اپنا عمل دیکھیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز تفسیر کبیر میں اللہ تعالےٰ کی صفت "عزیز" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پھر فرماتا ہے وہ عزیز بھی ہے یعنی اگر مخلوقات پر نگاہ ڈالو۔ تو اس قانون کے علاوہ جو ملوکیت کے قانون کے مشابہ ہے اور جس پر عمل کرنے یا نہ کرنے پر انسان کو مقدرت حاصل ہے۔ اس کا ایک اور بھی قانون ہے جس کی خلاف ورزی کوئی نہیں کر سکتا جسے قانون فطرت کہنا چاہیئے۔ یہ قانون بھی دو قسم کا ہوتا ہے روحانی بھی اور جسمانی بھی۔ روحانی قانون تو وہ ہے جسے دین الفطرت کہتے ہیں۔ اور جس میں تمام اخلاقی جذبات شامل ہیں اور جو ہر مومن و کافر میں پایا جاتا ہے اور جو آخر اس شخص کی ہدایت کا موجب ہوتا ہے جو سچے دل سے دین اور مذہب کو سمجھنا چاہے۔ اس قانون سے بچنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ مثلاً رحم اور شکر گذاری کے جذبات ہیں کہ ہر شخص میں پائے جاتے ہیں۔ ظالم سے ظالم میں بھی یہ جذبات پائے جاتے ہیں۔ کوئی انسان ان کے اثر سے بچ نہیں سکتا۔ ایک ڈاکو جو ہزاروں قتل کر کے ندامت محسوس نہیں کرتا اپنے بچے کی بیماری پر چیخیں مار کر رونے لگتا ہے۔ اسی طرح بسا اوقات دیکھا جاتا ہے کہ ڈاکو اور چور بھی ان لوگوں کو نقصان نہیں پہنچاتے جنہوں نے ان سے کبھی حسن سلوک کیا ہو۔ غرض بطور جذبہ فطرت کے یہ مادے ہر انسان میں موجود ہیں۔ گو بد استعمالی کی وجہ سے بعض لوگ ان کا استعمال بہت محدود کر دیتے ہیں"۔

یعنی اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں میں خواہ مومن ہوں خواہ کافر یہ جذبہ رکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی ان سے معمولی حسن سلوک رحم اور شکر گذاری کا معاملہ کرے تو وہ اسے کبھی نہیں بھولتے۔ اور ایسے شخص کی عزت کرتے ہیں۔ اور اس کے متعلق اپنے دل میں ایک محبت کا جذبہ رکھتے ہیں تو وہ ذات جس نے محبت اور شکر گذاری کا جذبہ اپنے بندوں کے اندر رکھا خود کس قدر محبت کرنے والی ہو گی حدیث میں آتا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالےٰ کی طرف ایک قدم بڑھاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کی طرف ستر قدم بڑھاتا ہے۔ جو شخص اپنے اموال کا کوئی حصہ اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے خرچ کردہ مال کا کئی گنا حصہ اسے زیادہ دیتا ہے۔ تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ اپنے اموال کا دس فیصدی یا ساڑھے سولہ فیصدی بلکہ سو فیصدی ہی دے دیا۔ اور اللہ تعالےٰ اسے کم از کم اتنا بھی نہ دے جتنا اس کی راہ میں ہم نے خرچ کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی رہ جائے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہو گی۔ پس چاہیئے کہ خدا تعالےٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہو گا"۔

پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ کم از کم وہ مالی مطالبے جو سلسلہ کی طرف سے فرض قرار دئیے گئے ہیں۔ مثلاً چندہ عام یا حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ۔ حفاظت مرکز اور زکوٰۃ ہے۔ اس میں التزام کے ساتھ حصہ لینے میں کوتاہی نہ کریں۔ اور اگر ماہوار آمد ہو تو ماہوار۔ سہ ماہی آمد ہو تو سہ ماہی ششماہی آمد ہو تو ششماہی اور اگر سالانہ آمد ہو تو سالانہ حساب کر کے جو جو رقم آپ کے ذمہ آتی ہے ساتھ کے ساتھ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرواتے رہیں۔ آپ کی آمد کے مقابلہ میں جو مالی مطالبہ کیا ہے وہ بہت تھوڑا ہے۔ لیکن اس تھوڑے سے مطالبہ کو بھی پورا نہ کرنا آپ کے اس وعدہ کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا"

کو زیبا نہیں دیتا۔ اپنا وعدہ دیکھئے اور اپنی قربانی دیکھئے۔!

نظارت بیت المال ربوہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا کی فلاسفی!

"دیکھو ایک بچہ بھوک سے بیتاب اور بے قرار ہو کر دودھ کے لئے چلاتا ہے اور چیختا ہے تو ماں کی پستان میں دودھ جوش مار کر آجاتا ہے۔ حالانکہ بچہ تو دعا کا نام بھی نہیں جانتا۔ لیکن یہ کیا سبب ہے کہ اس کی چیخیں دودھ کو جذب کر لاتی ہیں۔ یہ ایک ایسا امر ہے کہ عموماً ہر ایک صاحب کو اس کا تجربہ ہے۔ بعض اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ مائیں اپنی چھاتیوں میں دودھ کو محسوس بھی نہیں کرتی ہیں اور بسا اوقات ہوتا بھی نہیں۔ لیکن جونہی بچہ کی دردناک چیخ کان میں پہنچی فوراً دودھ اتر آتا ہے جیسے بچہ کی ان چیخوں کو دودھ کے جذب اور کشش کے ساتھ ایک علاقہ ہے میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے حضور ہماری چلاہٹ ویسی ہی اضطراری ہو تو وہ اس کے فضل اور رحمت کو جوش دلاتی ہے اور اس کو کھینچ لاتی ہے۔ اور میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا کے فضل اور رحمت کو جو قبولیت دعا کی صورت میں آتا ہے۔ میں نے اپنی طرف کھینچتے ہوئے محسوس کیا ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ دیکھا ہے ہاں آجکل کے زمانہ کے تاریک دماغ فلاسفر اس کو محسوس نہ کر سکیں یا نہ دیکھ سکیں تو یہ صداقت دنیا سے اٹھ نہیں سکتی۔ اور خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ میں قبولیت دعا کا نمونہ دکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں"

(ملفوظات احمدیہ صفحہ ۳۶)

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کو شامی پریس کا خراج تحسین

شامی پریس چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی تشریف آوری پر غیر معمولی خوش آمدید کہتے ہوئے یوں رقمطراز ہے:-

الایام۔ ظفر اللہ خاں اخلاص۔ قربانی اور وطنی روح کی زندہ مثال ہیں۔

کیا عرب سر ظفر اللہ خاں کے دفاع کو فلسطین کے لئے فراموش کر دیں گے؟ جبکہ اس معزز باوقار عالم نے حرارت ایمانی سے فلسطین کی خدمت کی۔

کیا عرب ظفر اللہ خاں کی خدمات کو اطالوی مستعمرات کے قضیہ کے پیش ہونے کے وقت بھول جائیں گے جبکہ آپ کے ذریعہ سے ہی بیون کی سکیم فیل ہو گئی۔

کیا عرب اور مشرقی دنیا ہالینڈ کے انڈونیشیا پر مظالم کے وقت آپ کی غیرت اور دفاع کو نظر انداز کر دیں گے؟

حقیقت یہ ہے کہ یہ شخص پاکستان گورنمنٹ کے بانیان میں سے ہے۔ اور محمد علی جناح کا خاص مددگار۔ آپ اس وقت دنیا کے سیاسی لیڈروں میں غیر معمولی شہرت اور قابلیت رکھتے ہیں۔ آپ نے اپنے ملک کے نام کو سیاسی حلقوں میں بلند کر دیا ہے دمشق آپ جیسی شخصیت کو خوش آمدید کہتا ہوا خدا تعالےٰ سے آرزومند ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اس سے بھی زیادہ اسلامی مشرق اور عربی مشرق کی خدمت کی توفیق دیوے۔

"القبس" یوں رقمطراز ہے:-

عربوں کی زبانیں ظفر اللہ خاں کا شکریہ ادا کرنے سے عاجز ہیں۔ آپ نے چوٹی کے سیاست دانوں کو اپنے علم اور شجاعت سے حیران کر دیا ہے۔ سر ظفر اللہ خاں عربوں کا امانت دار وکیل ہے اور وفادار محامی ہے عرب قوم نے ایسے شخص سے فائدہ حاصل کیا ہے جن کو ان کی مائیں نہیں پیدا کر سکتیں۔ علاوہ ایک سیاسی شخصیت ہونے کے آپ میں کثرت علم۔ اخلاص۔ تقویٰ اور روحانی عقیدہ جیسی صفات موجود ہیں۔ یہی وہ خوبیاں ہیں جن کی وجہ سے اسلام کے ماضی میں ابطال۔ علماء اور فاتحین پیدا ہوئے۔ پاکستان میں سر ظفر اللہ جیسی شخصیت اسلام کی گذشتہ شان و شوکت کو واپس لائے گی۔

یہ وہ شخص ہے جو آج کی صبح دمشق میں تشریف لایا ہے۔ ہمارے قلوب مسرور ہیں اور ہم آپ کو عربوں کا شکریہ پیش کرتے ہیں گذشتہ سال جب عربوں نے آپ کا شکریہ ادا کیا تو اس وقت آپ نے کہا کہ "اجنبی انسان کا شکریہ ادا کرو۔ میں کوئی شکریہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں"۔ کیا ان کلمات کے بعد ظفر اللہ خاں ہمارے لئے شکریہ یا خوش آمدید کی گنجائش چھوڑتے ہیں؟۔ ہم نئی اسلامی حکومت پاکستان کو خراج تحسین کہتے ہیں اور ہم اپنی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ پاکستان کی گورنمنٹ سے انتہائی تعلقات قائم کرے۔

"انقلاب" ظفر اللہ خاں نے عربوں کے قلوب میں اپنے آپ کو محبوب بنا لیا ہے آپ کی خدمات کو ہرگز فراموش نہیں کیا جا سکتا یہی وہ شخصیت ہے جس نے قانونی رنگ میں عربی قضایا کی کامیاب وکالت کی ہے۔ ۲

ص دمشق آپ کو خوش آمدید کہتا ہے اور آپکی شخصیت عظمےٰ پر فخر کرتا ہے۔

سر ظفر اللہ خاں کے دمشق آنے پر وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے پرتکلف دعوتیں دیں۔ وزیر اعظم حسنی مک الزعیم نے قریباً ۰ معزز اشخاص کو کھانے پر بلایا۔ شامی پریس اس موقعہ پر رقمطراز ہے کہ یہ دعوت ان جذبات اور احساسات کی آئینہ دار ہے جو شامی لوگوں کے دلوں میں پاکستان کیلئے موجزن ہیں۔ اس دعوت پر ہر شخص پاکستان کی تعریف سے رطب اللسان تھا۔ چوہدری صاحب کی روانگی کے وقت حکومت نے آپ کو بڑی عزت و توقیر سے الوداع کیا۔

(شیخ نور احمد منیر از دمشق)

واعظاں کیں جلوہ بر....

"پاکستان میں نظام اسلامی کے قیام کی دعوت دینے والا پہلا اخبار" معاصر تسنیم اپنے ایک ادارتی نوٹ زیر عنوان "افغانستان کا غیر اسلامی طرز عمل" میں رقمطراز ہے۔

"افغانستان کو معلوم نہیں کیوں پاکستان سے ایک نفرت سی ہے۔ اس نفرت کا سب سے پہلے اظہار اس کی طرف سے اس وقت کیا گیا۔ جب پاکستان کو قائم ہوئے ابھی چند دن گذرے تھے۔ پاکستان نے ادارہ اقوام متحدہ کی رکنیت کے لئے درخواست دی تو ساری دنیا نے اس کا خیرمقدم کیا۔ اور اس کو پسند کیا گیا لیکن صرف افغانستان تھا۔ جس نے اس کے داخلے کی مخالفت کی۔ اس کی وجہ آج تک ہمیں معلوم نہیں ہو سکی۔ اس کے بعد متعدد مرتبہ اس نے پاکستان کے ساتھ الجھنے کی کوشش کی۔ لیکن ہم نے محض اس لئے نظر انداز کیا۔ کہ یہ ہمارا نادان غریب بھائی ہے۔ جو دوسرے کے بہکاوے میں آکر الجھنے کی کوشش کرتا ہے چنانچہ ہم پاکستان کے آزاد قبائل کے باب میں افغانستان کی پالیسی کو کچھ زیادہ وقعت نہیں دیتے۔ اس کا ثبوت وزیر خارجہ پاکستان کا وہ بیان ہے جو انہوں نے حیرت کے ساتھ دیا ہے کہ افغانستان کو پاکستان سے شکایات کیا ہیں۔ اور ہم محسوس کر رہے ہیں۔ کہ افغانستان کا رویہ صرف پاکستان ہی کے ساتھ ناروا نہیں ہے۔ بلکہ اور مسلمان ملکوں کے ساتھ بھی اس کا یہی سلوک ہے۔ وہ ایک مدت سے ایران کے ساتھ الجھ رہا ہے۔ اب تازہ شاہکار اس کا یہ ہے کہ اس نے لیبیا کے مسئلہ میں عربوں کو غلام رکھنے اور ریو مپی استبداد کو باقی رکھنے کی کھلم کھلا حمایت کی ہے۔ اور نہ صرف حمایت کی ہے۔ بلکہ مخالف کیمپ کو اپنا قیمتی ووٹ بھی دیا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ یہ کہاں کی اسلامیت ہے؟

ہم جانتے ہیں کہ افغانستان گورنمنٹ آج پاکستان کے ساتھ اس لئے الجھ رہی ہے۔ کہ کسی طرح کشمیر کے محاذ پر مسلمانوں کو نقصان پہنچا سکے۔ پاکستان کو دوسرے مسائل میں الجھا کر اس کی توجہ کو ہٹا دے افغانستان اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ ڈیورینڈ لائن کے اس پار مداخلت کرنے کا اس کو حق حاصل نہیں ہے۔ لیکن محض شرانگیزی کے لئے اور پاکستان سے الجھنے کی خاطر اور دوسروں کے اشارہ پر ایک باطل مطالبہ کر رہا ہے اور اس باطل مطالبہ کو پاکستان بال کس کے برابر بھی اہمیت نہیں دیتا۔ کیونکہ ہم افغانستان کو اور اس کی طاقت کو اچھی طرح جانتے ہیں"

اس نوٹ سے حسب ذیل باتیں واضح ہوئی ہیں اول یہ کہ مدیر تسنیم افغانستان کے رویہ کو غیر اسلامی سمجھتے ہیں۔ اور اس کو راہ راست پر لانا چاہتے ہیں دوم آپ افغانستان کی پالیسی کو کچھ وقعت نہیں دیتے۔ اور وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان کے بیان کو اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ سوم مدیر تسنیم جانتے ہیں۔ کہ افغانستان گورنمنٹ آج پاکستان کے ساتھ اس لئے الجھ رہی ہے۔ کہ کسی طرح کشمیر کے محاذ پر پاکستان کو نقصان پہنچائے پاکستان کو دوسرے مسائل میں الجھا کر اس کی توجہ کو ہٹا دے۔ افغانستان اچھی طرح جانتا ہے کہ ڈیورینڈ لائن کے اس پار مداخلت کرنے کا اس کو کوئی حق حاصل نہیں۔ لیکن محض شرانگیزی کے لئے دوسروں کے اشارہ پر ایک باطل مطالبہ کر رہا ہے۔

یہ باتیں واضح ہیں۔ ان کی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ مدیر تسنیم کا یہ ادارتی نوٹ واقعی بڑا اچھا ہے۔ اور ہم اس کے حرف حرف کی تائید کرتے ہیں۔ مگر ہم مدیر محترم سے مندرجہ ذیل دو سوال کرنے کے خواہاں ہیں۔

۱۔ پہلا سوال یہ ہے کہ کیا افغانستان کا یہ رویہ جس کی آپ آج زور سے مذمت فرما رہے ہیں۔ بعینہٖ اس رویہ سے مماثل نہیں ہے۔ جو مودودی صاحب اور اسلامی جماعت نے اس وقت اختیار کیا تھا جب قائداعظم کی قیادت میں مسلم لیگ پاکستان کے قیام کے لئے کانگرس اور انگریز سے لڑ رہی تھی۔ کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ مودودی صاحب نے اس وقت کوشش نہیں کی تھی۔ کہ پاکستان کے محاذ پر وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچائے۔ اور ان کو دوسرے مسائل میں الجھا کر ان کی توجہ کو ہٹا دے کیا مودودی صاحب کی اسلامی جماعت اس وقت اچھی طرح نہ جانتی تھی کہ آزمائشی انتخابات میں مسلم لیگ کی شکست پاکستان کی تحریک پر مہلک ضرب لگائے گی۔ کیا مودودی صاحب کی یہ اسلامیت تھی۔ کیا جس طرح آپ نے افغانستان کے رویہ سے قیاس کیا ہے۔ کہ وہ محض شرانگیزی کر رہا ہے۔ اور کہ دوسروں کے اشارہ پر ایک باطل مطالبہ کر رہا ہے۔ مسلمانوں کو حق نہیں ہے۔ کہ مودودی صاحب کے اس رویہ سے کہ آپ نے دیدہ دانستہ مسلم لیگ کو ووٹ نہ دیا۔ اور اپنی جماعت کو بھی ووٹ دینے سے حکماً روکا۔ وہ قیاس کریں کہ یہ محض شرانگیزی تھی۔ اور کہ دوسروں کے اشارے پر ایک باطل طریق کار اختیار کیا گیا تھا۔ آخر کیوں نہ ایسا کیا جائے۔ آج اگر افغانستان کی شرارت سے خدانخواستہ کشمیر پاکستان سے چھن جائے۔ تو کیا مسلمانان عالم کے لئے یہ نقصان اس نقصان سے زیادہ ہوگا۔ جو اس پاکستان کے نہ بننے سے ہوتا۔ جس کی آپ آج چاپلوسی کے لئے حالت فنا رہے ہیں۔ پھر کیا جو کچھ آپ نے پاکستانی فوج میں بھرتی کے خلاف جدوجہد کی۔ اور جنگ کشمیر کے متعلق روڑے اٹکانے کی کوشش کی وہ افغانستان کے موجودہ معاندانہ رویہ سے کچھ کم تھی۔ اور پھر کیا ایسے نازک وقت میں کہ پاکستان قائم ہوئے ابھی چند دن گذرے تھے ادارہ اقوام متحدہ میں پاکستان کی درخواست داخلہ کے خلاف افغانستان کی مخالفت اس اندرونی فتنہ و فساد کی کوشش سے زیادہ خطرناک تھی۔ جو احراریوں اور سرخپوشوں سے ملکر اسلامی جماعت حکومت پاکستان کے خلاف اس نازک وقت میں کرتی رہی ہے۔ کہ وہ ابھی چند دن ہوئے کہ معرض وجود میں آیا تھا۔

بے شک ہم جانتے ہیں کہ سیاسی مُلا کے پاس ایک گھڑا گھڑایا جواب ہوتا ہے۔ اور وہ جو فتنہ و فساد برپا کرتا ہے۔ پہلے قرآن کریم کو نیزے پر باندھ کر بلند کر لیتا ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ تمام دنیا اس طرح فریب میں نہیں آجاتی۔ اور اسکو گورنر جنرل نہیں بنا دیتی۔ وہ اس کے مقام کو اچھی طرح جانتی ہے۔

(۲) دوسرا سوال یہ ہے کہ آپ نے ۲۲ جون (دراصل ۲۱ جون ہے۔ یہ بات بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ نام نہاد اسلامی جماعت کس طرح سیاسی دلدل میں پھنسی ہوئی ہے۔ ذرا ذرا سی بات میں بھی لادینی طریقے اختیار کرنے سے نہیں ہچکچاتی۔ راقم) کے تسنیم میں "تکلف برطرف" کے کالم میں چوہدری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ کے متعلق فرمایا تھا۔

"اب ذرا پاکستان کی وزارت امور خارجہ کی سیر کیجئے۔ جس کے وزیر مختار خلیفہ قادیان کے مرید باصفا چوہدری محمد ظفر اللہ خان ہیں جس شخص پر وہ ایمان لائے ہیں۔ وہ ملکہ وکٹوریہ کا مدح خوان اور برطانیہ کا ممنون احسان ہے۔ ان کی گھٹی میں برطانیہ پرستی پڑی ہے۔ وہ پاکستان کے جملہ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اور ان کا مذہبی مرکز ہند کے قبضہ میں ہے۔ برطانیہ اور ہند کے ساتھ معاملہ کرنے کے لئے یہ شخص ہمارا ترجمان ہے۔"

کیا یہ غلط ہوگا اگر ہم کہیں کہ یہ الٰہی تصرف ہے کہ جس وزیر خارجہ کے متعلق آپ نے بدظنی پھیلانے کے لئے یہ سوقیانہ انداز اختیار کیا تھا۔ اس کی آپ ہی کے قلم سے تردید ہو گئی ہے اگر چوہدری ظفر اللہ خان کی گھٹی میں اسی طرح برطانیہ پرستی پڑی ہوتی۔ جس طرح مودودی صاحب اور مدیر تسنیم کی گھٹی میں خود پرستی۔ سیاست پرستی اور خدا جانے کیا کیا پرستی پڑی ہوئی ہے۔ اور اگر اپنے مذہبی مرکز کے ہند کے قبضہ میں ہونے سے چوہدری ظفر اللہ خان اسی طرح صراط مستقیم سے بھٹک سکتے۔ جس طرح مودودی صاحب سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لئے صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ قرآن کریم کی آیات سے ٹکڑے علیحدہ کرکے اپنے سیاسی اسلام کے ثبوت میں پیش کرنے سے بھی اللہ تعالےٰ سے نہیں ڈرتے۔ تو اس وقت چوہدری ظفر اللہ خان افغانستان کے معاملہ میں اس بیباکی سے اس کے خلاف دھڑلے سے ایسے بیان نہ دیتے۔ جن کو خود مدیر تسنیم بھی اب اپنی پاکستان دوستی جتانے کے لئے اپنی تائید میں پیش فرما رہے ہیں۔

اگر بقول مدیر تسنیم افغانستان شرانگیزی کے لئے دوسروں کے اشارہ پر ایک باطل مطالبہ کر رہا ہے۔ تو یہ ایک راز آشکارا ہے۔ اور سیاسی دنیا جانتی ہے کہ وہ دوسرا کون ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان کے متعلق تمام اسلامی دنیا نے جو اعتماد ظاہر کیا ہے۔ ہم اسکو پیش نہیں کرتے۔ بلکہ ہم اس بات کے قائل ہیں کہ

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

تو پھر عرض ہے کہ اے "پاکستان میں اسلامی نظام کی دعوت دینے والے پہلے اخبار" کے مدیر محترم آپ کے مشام جاں میں کیا مشک کی خوشبو پہنچی ہے یا نہیں۔ کیا اب بھی آپ کو اس بات کی سمجھ آئی ہے کہ نہیں کہ فرعون کی ملازمت اختیار کرکے بھی اور فرعون کے گھر میں پرورش پا کر بھی خدا کے بندے خدا کے بندے ہی رہتے ہیں۔ اور خواہ مکہ کفار کے قبضہ ہی میں کیوں نہ ہو۔ محض اسکے حصول کے لئے وہ ان الحکم الا للہ کی تبلیغ سے باز نہیں رہتے۔

آخر میں ہم معاصر تسنیم کے مدیر محترم سے عرض کرتے ہیں۔ کہ ہمارا خدا جانتا ہے۔ ہمیں کسی شخص سے

(باقی دیکھیں صلا کالم اور ۲ کے نیچے)

رمضان المبارک

از محمد شفیع صاحب اشرف جامعہ احمدیہ احمد نگر

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اپنی ان گنت برکتوں اور لاتعداد فضلوں کو اپنے جلوس میں لئے قریب سے قریب تر آرہا ہے۔ خوش قسمت اور سعید ہیں وہ لوگ جنہیں اس ماہ کی برکات سے وافر حصہ لینے کی توفیق نصیب ہوگی۔ اور خدا اور اس کے رسول کے منشا کے مطابق غیر معمولی طور پر اس مہینہ کو اس کے ذکر و حمد و ثنا میں گزاریں گے۔ اور نہایت نیک بخت ہیں وہ انسان جنہیں یہ موقعہ ملے گا۔ کہ وہ محض خدا کے لئے لذات دنیوی کو ترک کر کے ان مجاہدات اور ریاضت کو بجالائیں۔ جو ان کی روح کے لئے سب سے بڑھ کر مفید اور صحت بخش ہے۔ پس نہایت مفید اور مناسب ہوگا۔ کہ اگر ان مقدس ایام کے آنے سے پہلے احباب کو اس عبادت کی اصل حقیقت سے آگاہ کر دیا جائے۔

اللہ تعالےٰ نے سورۃ بقرہ میں روزوں کے متعلق جو ارشادات فرمائے ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ کہ اے مومنو تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ تا تم تقوےٰ اختیار کرو۔

(۲) شھر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن ھدًی للناس و بینٰت من الھدٰی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضاً او علٰی سفرٍ فعدۃٌ من ایام اُخر۔ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدۃ ولتکبروا اللہ علٰی ما ھدٰکم ولعلکم تشکرون۔ یعنی ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا۔ جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔ جو ہدایت اور حق و باطل کی تمیز کی نشانی ہے۔ پس تم میں سے جو کوئی اس مہینہ میں زندہ موجود ہو اسے چاہیئے۔ کہ وہ روزے رکھے۔ اور جو مریض یا مسافر ہو۔ وہ ان کے بدلے دوسرے دنوں میں پھر روزے رکھے۔ خدا تعالےٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے وہ سختی اور تنگی نہیں چاہتا۔ تا تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو۔ اور ہدایت جیسی نعمت ملنے پر خدا کی کبریائی اور تمجید کا اظہار بجالاؤ اور شکر ادا کرو۔

ان ہر دو آیات میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو روزہ رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف کی عظمت اور اسکے کمال کی ایک دلیل یہ بھی ہے۔ کہ وہ اپنے احکام کی حکمت ساتھ کے ساتھ ہی بتا دیتا ہے۔ یہاں بھی روزوں کے حکم کے ساتھ ان کی حکمت اور حقیقت بیان فرما دی۔ چنانچہ روزے کی اغراض جو ان آیات سے ظاہر ہوتی ہیں وہ یہ ہیں۔

اول۔ لعلکم تتقون (دوم) لتکبروا اللہ علٰی ما ھدٰکم (سوم) لعلکم تشکرون

ان ہر سہ نتائج سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روزہ کی حقیقت دراصل انہی تین اجزا سے مرکب ہے۔ اول یہ کہ تقوےٰ اختیار کیا جاسکے دوم یہ کہ خدا تعالےٰ سے ہدایت ملنے پر اس کی تکبیر و تقدیس کی جائے۔ اور سوم یہ کہ نزول خیر و برکت اور عطائے فرقان پر خدا کا شکر بجا لایا جائے۔

حقیقت میں صرف اور صرف یہی وہ تین اغراض ہیں۔ جو روزہ کی عبادت سے وابستہ ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی مفقود و معدوم ہے۔ وہ انسان اپنے صحیح مقصد کو اپنے ہاتھ سے کھو بیٹھا۔ خدا تعالےٰ کو قطعاً اس بات کی حاجت نہیں۔ کہ اس کا بندہ اسکے لئے سارا دن بھوکا پیاسا رہے۔ محض بھوک اور پیاس سے خدا تعالےٰ کی خوشنودی اور رضاء الٰہی حاصل کرنا ایک محال اور ناممکن امر اور ایک غلط کوشش ہے۔ جبکہ عبادت کی صحیح روح کام نہ کر رہی ہو۔ ہاں اگر کوئی خواہاں ہے کہ وہ اپنے تعلق باللہ کو مضبوط کرے۔ تو اس کے لئے یہی طریق ہے۔ کہ وہ ان ایام میں خدا تعالےٰ کی خاطر دنیاوی لذات و آسائش کو ترک کرے۔ اسلام اور قرآن جیسی نعمت میسر ہونے پر خدا کا شکر بجالائے۔ اور اپنے خدا کی نعمتوں پر اظہار تحمید و تمجید کرے۔

روزہ کی اس حکمت اور اسی حقیقت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام بدر ۱۷ جولائی ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۵ پر انہی آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"افسوس ہے کہ اس زمانے میں بعض مسلمان ایسے بھی ہیں۔ جو کہ ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالےٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں۔ تزکیہ نفس کے واسطے یہ عبادات بڑی ضروری ہیں۔ یہ لوگ جو عالم ہی [illegible] نہیں ہوئے۔ اس کے معاملات میں بے ہودہ دخل دیتے ہیں۔ اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی۔ اس کی اصلاح کے واسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ اور ان کی عمریں دنیاوی دھندوں میں گزرتی ہیں۔ دینی معاملات کی ان کو کچھ خبر ہی نہیں۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان روٹی سے نہیں جیتا بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی نازل کرنا ہے۔ مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے۔ بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جسکو جسمانی روٹی ملے مگر اس نے روحانی روٹی کی پروا نہیں کی جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے۔ ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قوٰے تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فتحیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں"

پھر اس آیت کی تفسیر میں الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۹ میں فرماتے ہیں۔

"شھر رمضان الذی انزل فیہ القراٰن سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیوں نے اس مہینے کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ جن سے مومن خدا تعالےٰ کو دیکھ لیتا ہے۔ انزل فیہ القراٰن میں یہی اشارا ہے۔ بے شک روزہ کا اجر عظیم ہے مگر امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں۔"

پس حقیقت میں جو مقصد ان ایام سے وابستہ ہے اور جو حقیقت اس عبادت کی ہے وہ یہی ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس حقیقت اور مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک مہینہ تک محض اپنے خدا کے لئے اپنے اوپر پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ اور اسی کوشش میں رات دن گزارتے ہیں کہ کاش وہ مرلقا ہمیں جلد مل جائے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم آنے والے ایام سے صحیح طور پر فائدہ اٹھا سکیں۔ اور اپنے خدا کی خوشنودی کو حاصل کر سکیں۔

اٰمین اللھم اٰمین

تعلیم الاسلام کالج کے ایک طالب علم کی یونیورسٹی تیراکی ٹورنامنٹ میں کامیابی

پنجاب یونیورسٹی ٹورنامنٹ میں مصلح الدین صاحب بنگالی فری سٹائل میں یونیورسٹی بھر میں تھرڈ آئے ہیں۔ اور کالج بحیثیت مجموعی فورتھ رہا ہے۔ اس کے علاوہ مصلح الدین صاحب برادرزادہ ین ٹورنامنٹ میں بریسٹ سٹروک قسم کی تیراکی میں دوسری پوزیشن حاصل کر چکے ہیں۔ آپ واٹر پولو کے بھی شاندار کھلاڑی ہیں۔ انشاء اللہ امید ہے کہ آپ یونیورسٹی کی تیراکی ٹیم میں منتخب کر لئے جائیں گے۔ یہ یاد رہے کہ قادیان میں ہمارے پاس ایک نہائت شاندار تالاب تھا۔ اور یہاں ہمیں تالاب جس پر ہمارا حق ہے نہیں دیا گیا۔ حالانکہ تالاب خالی پڑا ہے۔ اور ہمارے طالب علموں کے لئے مشق کرنے میں بہت مشکلات پیش آتی ہیں۔ متعلقہ افسران سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد ہمیں تالاب عطا فرمادیں (پرنسپل)

گھر بیٹھے دین کی خدمت کا موقعہ

نظارت بیت المال کو ایسے احباب کی خدمات کی ضرورت ہے جو اپنے ہاں رہتے ہوئے روزانہ پندرہ منٹ صرف بیت المال کے کام کو دے سکیں۔ جو کام دیا جائے گا۔ ہر دوست کی قابلیت کے لحاظ سے دیا جائے گا۔ اور اسی جماعت یعنی شہر یا گاؤں میں دیا جائے گا۔ جہاں وہ صاحب رہائش پذیر ہوں گے۔ وہ احباب جنہیں حساب و کتاب کا خاص شوق ہو۔ اس اعلان کے خاص مخاطب ہیں۔ (نظارت المال ربوہ)

آٹھ لاکھ عرب مہاجرین کی آبادکاری کا مسئلہ

اقوام عالم کو اس طرف متوجہ ہونا پڑے گا

(از او لیبو پینکس)

ایک وقت یہ اندیشہ بھی تھا کہ فلسطین کے آٹھ لاکھ عرب مہاجرین کی اکثریت بھوک اور غفلت سے موت کا شکار ہو جائے گی۔ اب برطانیہ کی کوششوں کے طفیل ان سب کے لئے معمولی خوراک اور رہائش کا انتظام ہو گیا ہے۔ اگرچہ موت کی شرح اب بھی بہت زیادہ ہے لیکن بدترین صورت حالات سے بچاؤ ہو گیا ہے۔ مزید یہ ہے کہ برطانیہ مجلس اقوام کو یقین دلانے میں کامیاب ہو گیا ہے کہ ان مہاجرین کی ذمہ داری بین الاقوامی نوعیت کی حامل ہے۔ ابھی اس سلسلے میں بہت کچھ کرنا باقی ہے جب امداد کا موجودہ پروگرام ختم ہو گا تو اس کے بعد مزید نقدی اور امداد کی ضرورت پڑے گی اور یہ ایک ایسی بات ہے جو حکومت برطانیہ ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھتی ہے۔ بہرحال ایک وقت آئے گا جب دنیا بھر کی قومیں اس مسئلے کا سامنا کریں گی کہ ان مہاجرین کو کہاں آباد کیا جائے ظاہر ہے کہ جن ٹوٹے پھوٹے عارضی کیمپوں میں ان کا قیام ہے وہاں یہ ساری زندگی نہیں گزار سکتے۔

تنازعی مسئلہ

جب اس مسئلے پر عملی تجاویز کی روشنی میں بحث ہو گی تو یہ مسئلہ تنازعی مسئلے کی صورت اختیار کرے گا۔ بہرحال اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس پر بحث ہی ٹال دی جائے۔ کیونکہ ہم کسی سیاسی نظریہ پر غور نہیں کر رہے۔ ہمیں آٹھ لاکھ مصیبت زدہ انسانوں کا مستقبل سوچنا ہے۔ جن لوگوں کے سامنے "ان مصیبت زدہ انسانوں کا مفاد ہے ضروری ہے کہ وہ غصہ تھوک کر ٹھنڈے دل سے حقائق کا سامنا کریں۔

عرب اخباروں کا مطالبہ ہے کہ عرب مہاجرین کو حکومت اسرائیل میں ان کے اصلی گھروں میں آباد کیا جائے جس طرح حالات نے کروٹ لی ہے اس کا تقاضہ یہ ہے کہ اسرائیلی حکومت اس سے اتفاق کرے تو ایسا کیا جائے۔ شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل شاید تھوڑے سے عربوں کو ان کی انفرادی حیثیت سے آباد ہونے دے لیکن وہ سب کے سب عربوں کی آبادکاری کو ناممکن سمجھتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ان عربوں کو بحال کیا جائے تو ان یہودیوں کو نکالنا پڑے گا جو یورپ سے آئے ہیں جو اسرائیلی وزارت ایسا کرے گی وہ ایک دن بھی زندہ نہیں رہ سکتی۔

واپسی نہیں ہو گی

کیا اسرائیلی حکومت کو عربوں کی بحالی پر مجبور کیا جائے؟ سیاسی یادیں مختصر ہوتی ہیں۔ لیکن اتنی مختصر نہیں کہ وہ بھول جائیں کہ فلسطین کے مسئلے کو بزور شمشیر حل کرنے کی کوشش ناکام رہی ہے اور یہی کوشش سب سے بڑی وجہ ہے کہ عرب مہاجرین کا مسئلہ اٹھا ہے اس لئے ہمیں ماننا پڑے گا کہ ان سب مہاجرین کی واپسی ناممکن ہے۔

ایک اور راستہ ہے آبادکاری کا۔ جلد یا بدیر عرب مہاجرین کو دنیائے عرب میں مستقل طور پر آباد کرنا ہو گا یہ کوئی آسان حل نہیں اور عرب ممالک کے ذرائع بھی اس کی اجازت نہیں دیتے اور اسے دو شرائط کے تابع عمل ہو سکتا ہے ایک یہ ہے کہ عرب ریاستیں اور اسرائیل دوسری قوموں سے مل کر پورے جوش و خروش سے یہ کام کرنے کو تیار ہوں۔ اور دوسری یہ کہ مجلس اقوام اس کام میں روپے پیسے سے مدد کرنے میں دریغ نہ کرے۔

اچھی سیاست کاری کی ضرورت

ایک خاص حد تک مجلس اقوام کے طرز عمل کا دارومدار اسرائیل اور عرب ریاستوں کے مل کر کام کرنے کی رضامندی پر ہے۔ اگرچہ اسرائیل نے اس سلسلے میں کوئی تفصیلی بیان نہیں دیا لیکن ممکن ہے کہ وہ آبادکاری کے منصوبوں سے تعاون کرتے ہوئے مالی امداد کی پیشکش کرے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ عرب ریاستوں کا طرز عمل کیا ہو گا؟

بے شک پچھلے چند سالوں کے سیاسی احساسات کی تلخی کو بھولنے کے لئے اعلیٰ درجے کی سیاست ضروری ہے۔ اس کے باوجود عربوں کے مغربی دوست یقین نہیں کرتے کہ عرب مہاجرین کی ابتر حالت کے پیش نظر عرب حکومتیں اس قسم کی سیاست کے فقدان کا ثبوت دیں گی۔

اس تجویز پر عربوں کے عام غور کرتے وقت یہ معلوم کرنا چاہیے گی کہ دوبارہ آبادکاری کے لئے کون سے علاقے مناسب ہیں۔ ظاہر ہے جہاں جہاں مہاجرین اس وقت کیمپوں میں پڑے ہیں ان ملکوں میں ان کو کھپانے کی کوشش کرنی پڑے گی۔

از سر نو تقسیم

لیکن اگر ہم اس مسئلے کو ذرا گہری نظر سے دیکھیں تو ہم اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ مستقل آبادکاری کے لئے ہمیں ان مہاجرین کو کافی حد تک از سر نو مختلف علاقوں میں تقسیم کرنا پڑے گا۔ مثلاً مصری علاقے میں اس وقت ۲ لاکھ ۸۰ ہزار مہاجرین موجود ہیں خواہ ہم یہ ذہن میں رکھیں کہ صحرائے سینا میں تیل نکالنے کے لئے کھدائی ہو گی اور اس میں مزدوروں کی ایک بڑی تعداد کی ضرورت پڑے گی۔ ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ اس علاقے میں دیہاتی آبادی ضرورت سے زیادہ ہے۔ بے روزگاری عام ہے۔ اس لئے اتنے زیادہ آدمی یہاں نہیں کھپ سکیں گے۔ بظاہر عراق بھی اس قابل نہیں کہ زیادہ مہاجرین کو کھپا سکے۔ لیکن اگر "زرخیز ہلال" کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جائے اور نہریں کھود جائیں تو اندازہ ہے کہ بیس لاکھ فیصان (زمین کا پیمانہ) قابل کاشت زمین پر مہاجر آباد کئے جا سکتے ہیں۔ یہاں بین الاقوامی تعاون کے لئے ایک مناسب میدان موجود ہے۔ اگر بین الاقوامی ذرائع سے روپیہ اور مشینری حاصل ہو سکے تو فرات کے علاقہ میں ہزاروں مہاجرین بحال ہو سکتے ہیں۔

تقریباً چار لاکھ عرب مہاجرین مشرق اردن اور فلسطین کے عرب علاقے میں موجود ہیں۔ یہ امر قابل تعریف ہے کہ شاہ عبداللہ نے ان مہمانوں کو مستقل طور پر رکھنے کی آمادگی ظاہر کی ہے۔

کچھ امکانات

مستقل آبادکاری کے لئے ایک کروڑ چھتر لاکھ دونام (زمین کا چھوٹا پیمانہ) رقبہ موجود ہے۔ اگر اسرائیل اور مشرق اردن آپس میں تعاون کریں تو دریائے اردن کے ذرائع کو کام میں لا سکتے ہیں۔ دریائے اردن کے مشرقی حصے میں پھل کے باغات لگائے جا سکتے ہیں۔ السالت اور عمان کے اضلاع میں کاشتکاروں کو آباد کرنے کے اچھے مواقع موجود ہیں۔ مشرق اور جنوب میں بھی تین لاکھ فیصان رقبہ خشک کھیتی باڑی کے لئے وقف ہو سکتا ہے۔ اگر وادی یرموک کی آبپاشی کو بہتر بنایا جا سکے تو شمال میں مزید آبادکاروں کی کھپت ہو سکتی ہے۔

اس کے علاوہ حوران۔ بنی حسن۔ اجلون وادی ملبقہ۔ السراب۔ کرک۔ طفیلے اور زارع کے علاقوں میں پانچ لاکھ فیصان رقبہ قابل کاشت ہے۔ اگر جدید ترین طریقے استعمال کئے جائیں تو مزید فلسطینی مہاجر آباد ہو سکتے ہیں۔ اگر اسرائیل روپیہ اور ماہرین کی امداد دے اور مغرب سے مشینری اور دوسرا سامان منگوایا جا سکے تو مشرق اردن کی آنے والی نسلیں یاد رکھیں گی کہ آج کی مہمان نوازی ہی ان کی خوشحالی کی وجہ بنی۔

بہرحال آبادکاری کا بہترین اور فوری موقع شام میں ہے۔ جہاں لبنان میں زمین کے ایک ایک چپے پر کاشت ہوتی ہے وہاں شام میں کئی ایسے وسیع خطے موجود ہیں۔ جنہیں زراعت کے لئے بہت جلد تیار کیا جا سکتا ہے۔ بالخصوص جزیرہ میں ساڑھے بارہ لاکھ فیصان رقبہ میں ہزاروں مہاجرین کھپ سکتے ہیں اور انہیں یہ موقع بھی حاصل ہو گا۔ کہ شام میں تیل کی کمپنیوں کی ملازمت کر لیں۔

تبلیغ کے متعلق ایک نہایت ہی ضروری ہدایت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ "میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ جس طرح تم اس سانپ کے مارنے کی فکر میں لگ جاتے ہو جو تمہارے گھر میں نکلے اسی طرح اگر تمہارے دلوں میں نور ایمان پایا جاتا ہے تو تم بحث مباحثہ کو اسی طرح کچل دو جس طرح سانپ کا سر کچلا جاتا ہے۔ جب تک تم میں بحث مباحثہ رہے گا اس وقت تک تمہاری تبلیغ بالکل محدود رہے گی۔ اور تمہارا مشن ناکام رہے گا۔ اگر تم اپنی تبلیغ کو وسیع کرنا چاہتے ہو۔ اگر تم اپنے مشن میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو تم بحث مباحثہ کو ترک کر دو" (الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۳ء)

"بحث مباحثہ میں انسان کبھی مذاق کر بیٹھتا ہے کبھی چبھتا ہوا کوئی فقرہ کہہ دیتا ہے۔ کبھی کسی بات پر اعتراض کر دیتا ہے۔ اور اس طرح بحث مباحثہ بجائے ہدایت دینے کے دوسرے کے دل کو اور بھی زیادہ سخت کر دیتا ہے۔ اور تمہارا اپنا ایمان بھی اس کے نتیجہ میں کمزور ہو جاتا ہے۔ جب تک تم یہ تبدیلی اپنے اندر پیدا نہیں کرتے اس وقت تک تم تبلیغ کے صحیح نتائج نہیں دیکھ سکتے۔

پس مباحثہ کا سر کچلو اور تبلیغ کی تلوار لے کر نعرہ... ہو جاؤ"

عبدالحمید آصف

جماعت احمدیہ گنج پورہ کا تیسرا تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۵ جون بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ گنج میں ہونا قرار پایا ہے جس میں سلسلہ کے جید علماء تقاریر فرمائیں گے۔ لہٰذا احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلسہ کو بارونق اور کامیاب بنانے کے لئے پوری پوری کوشش فرمائیں اور غیر احمدی شرفاء کو ہمراہ لانے کی کوشش کریں۔ صدر صاحبان حلقہ جات لاہور خصوصاً نہ صرف خود تشریف لائیں بلکہ باقی احباب کو جلسہ میں شمولیت کی ترغیب دیں۔

خاکسار عبدالحلیم سیکرٹری تبلیغ گنج لاہور

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ

جماعت شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ حسب سابق امسال ۲، ۳ جولائی ۱۹۴۹ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہو گا۔ مرکز سے علمائے کرام تشریف لا رہے ہیں۔ قیام و طعام کا بندوبست جماعت احمدیہ مقامی کے سپرد ہو گا۔ ضلع شیخوپورہ اور ضلع لائلپور کی جماعتوں کے احباب سے بالخصوص درخواست ہے کہ شرکت فرما کر عنداللہ [illegible] شاہ مسکین [illegible] لاہور سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر [illegible] جماعت احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ

جماعت احمدیہ دمشق کی طرف سے مکرم چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب کے اعزاز میں ٹی پارٹی

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ شام)

مورخہ ۳۱ مئی ۴۹ء بعد نماز عصر جماعت احمدیہ دمشق نے مکرم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب چوہدری اسداللہ خان صاحب اور شیخ اعجاز احمد صاحب کے اعزاز میں ٹی پارٹی دی۔ جس میں جماعت کے قریباً تمام دوست شامل ہوئے چوہدری صاحب کی مصروفیات کے پیش نظر یہ پروگرام بہت مختصر تھا۔ مگر روحانیت اور ایمانی لذت کو لئے ہوئے تھا۔ اور یہ تقریب بہت کامیاب رہی

دوستوں کی طرف سے مکرم منیر الحصنی صاحب اور خاکسار نے ان معزز اصحاب کو خوش آمدید کہا۔ مکرم منیر الحصنی صاحب نے جماعت دمشق کی طرف سے مرحبا کہتے ہوئے اپنے احساسات وجذبات کا اظہار موثر رنگ میں کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے مکرم چوہدری صاحب کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے اور مکرمی چوہدری اسداللہ خان صاحب اور شیخ اعجاز احمد صاحب کی احمدیت میں خدمات کو مختصر پیرایہ میں بیان کرتے ہوئے ان کے لئے دعا کی درخواست کی۔ گذشتہ ایام میں عاجز کو لبنان جانے کا اتفاق ہوا۔ اور وہاں کئی سیاسی لیڈروں سے ملاقات کا موقعہ ملا تھا۔ مکرم چوہدری صاحب کے متعلق ان کے خیالات کا بھی اظہار کیا۔ چونکہ اس تقریب میں ہمارے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سیرالیون بھی تشریف فرما تھے۔ لہٰذا عاجز نے اُن کو بھی دوبارہ خوش آمدید کہتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو پیش کیا۔ کیونکہ اس تقریب میں بعض غیر احمدی معززین بھی موجود تھے۔ اس تقریب میں شامی پارلیمنٹ کے مشہور ممبر الاستاذ محمد المبارک نے بھی شرکت کی اور اخوان المسلمین کے رئیس الاستاذ عمری بھی بنفس نفیس موجود تھے۔

عزیزم محمود ربانی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصیدہ مبارک یا عین فیض اللّٰہ والعرفان پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

بعد ازاں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" کے موضوع پر نہایت لطیف رنگ میں تقریر کی۔ آپ کی تقریر سے حاضرین خاص اثر محسوس کر رہے تھے۔ چنانچہ مجھے استاذ محمد المبارک نے کہا۔ کہ یہ شخص نہ صرف سیاسیات میں اُستاذ ہے۔ بلکہ دین اسلام میں بھی استاذ ہے۔

مکرم چوہدری اسداللہ خان نے اپنے اور مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب کی طرف سے دوستوں کا شکریہ ادا کیا اور دوستوں سے مل کر جو ان کو خوشی ہوئی اُس کا بھی اظہار کیا۔

بعد ازاں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ تقریب دعا پر ختم ہوئی جو مکرم چوہدری ظفراللہ خاں صاحب نے کرائی۔

تبلیغ میں استقلال نہایت ضروری ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

۱۔ "ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ دن کو بھی تبلیغ کرے اور رات کو بھی تبلیغ کرے۔ صبح کو بھی تبلیغ کرے اور شام کو بھی تبلیغ کرے۔ اور جب عملی رنگ میں تبلیغ نہ کر رہا ہو۔ تو دماغی رنگ میں تبلیغ کے ذرائع پر غور کرتا ہے گویا اس کا کوئی وقت تبلیغ سے فارغ نہ ہو۔ اور وہ رات اور دن اسی کام میں مصروف رہے" (الفضل ۲۱ اکتوبر ۱۹۴۳ء)

۲۔ "دجالی طاقتوں کے کچلنے اور اسلام کو غالب کرنے کا ایک یہی ذریعہ ہے۔ کہ ہر شخص تبلیغ میں منہمک ہو جائے۔ اور لوگوں تک خدا تعالیٰ کی وہ آواز پہنچائے۔ جو اس کے کانوں میں پڑی۔ اور جسے قبول کرنے کی اسے سعادت حاصل ہوئی۔ بیشک یہ ایسا ذریعہ ہے۔ کہ انسان بعض دفعہ یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ یہ تلوار دوسرے کی بجائے وہ خود اپنے اوپر چلا رہا ہے۔ وہ تبلیغ کرتا ہے۔ وہ مہینوں نہیں سالوں تبلیغ کرتا چلا جاتا ہے مگر اس کا کوئی اثر نہیں دیکھتا۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ یہ تلوار بے حقیقت ہے۔ یا تبلیغ اپنے اندر کوئی اثر نہیں رکھتی۔ کیونکہ اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی نظارہ نظر آتا ہے۔ کہ ایک مدت کے بعد تبلیغ کا اثر ہونے لگتا ہے۔ تو لوگ۔ یوں جوق در جوق حق کو قبول کرنے لگ جاتے ہیں۔ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے دریا نے بڑی تیزی سے کناروں کو گرانا شروع کر دیا ہے۔ غلطی یہ ہے کہ صحیح طور پر تبلیغ نہیں کی جاتی۔ اور **استقلال سے تبلیغ نہیں کی جاتی۔** رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرہ سال تبلیغ کی۔ مگر مکہ میں سے صرف اتنی آدمیوں نے آپ کو قبول کیا۔ اس کے بعد آپ مدینہ تشریف لے گئے۔ تو پانچویں سال کے آخر میں ہی قوموں کی قومیں۔ علاقوں کے علاقے اور قبیلوں کے قبیلے [illegible] داخل ہونے لگ گئے۔ اور وہ آپ کے پاؤں پر عقیدت کے پھول نچھاور کرنے لگے"

(خاکسار عبدالحمید آصف)

ترکی میں مذہبیت کا احیاء

مسٹر رابرٹ بیگبو نے حال میں "ڈیلی میسل" میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں:۔

پرائمری اسکول میں دینی تعلیم

جب ۲۵ سال پہلے ترکی میں ایک غیر مذہبی جمہوریت قائم ہوئی اس وقت مذہبیت ذرا کچھ دب گئی تھی آج پھر عوام کی طرف سے مذہبیت کے احیاء کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ اور حکومت کے تین حالیہ فیصلوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس سے متاثر ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلا قدم یہ اٹھایا گیا ہے۔ کہ پرائمری اسکول میں دینی تعلیم از سر نو جاری کر دی گئی ہے ۱۹۲۴ء میں جب خلافت کا سقوط عمل میں آیا تھا۔ تمام سرکاری اور غیر سرکاری اسکولوں میں مذہبی تعلیم کی سختی سے ممانعت کر دی گئی تھی۔ اس کے بعد سے یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ ترکی میں والدین کو اجازت مل گئی ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو مذہبی تعلیم دلائیں

دینی تعلیم لازمی نہیں ہوگی

ہر طالب علم کے لئے دینی نصاب کی تعلیم لازمی قرار نہیں دی جائے گی۔ دینی تعلیم دلوانا والدین کے صوابدید پر منحصر ہوگا۔ تاہم ۲۵ سال کے لمبے عرصہ کے بعد دینی تعلیم کے اس احیاء کو بعض حلقوں میں پرانی روایات کو از سر نو تازہ کرنے کی طرف ایک معین اقدام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور بعض حلقوں کے نزدیک یہ اس امر کا اعتراف ہے کہ غیر مذہبی رحجانات کے باوجود مذہب کو فراموش نہیں کیا گیا۔ چنانچہ اناطولیہ میں اب بھی جب عوام ایک دوسرے کی مزاج پرسی کرتے ہیں۔ تو جواب میں یہی کہتے ہیں۔ "الحمد للّٰہ میں مسلمان ہوں"

امام اور خطیب تیار کرنے کے لئے سرکاری اسکول

اس ضمن میں دوسرا اہم اقدام یہ کیا گیا ہے۔ کہ حکومت نے بڑے بڑے شہروں میں ایسے خاص سرکاری اسکول قائم کرنے کی تجویز منظور کر لی ہے جہاں امام اور خطیب تیار کئے جائیں گے۔ یاد رہے کہ ۱۹۲۴ء میں مذہبی لوگوں کے خلاف احکامات کی سب سے پہلی زد انہیں علماء اور مشائخ کی جماعت پر پڑی تھی۔

دینی مدرسہ کے قیام کی تجویز!

اس بارے میں تیسرا اقدام یہ اختیار کیا گیا ہے کہ حکومت نے ایک دینی اسکول کے از سر نو اجراء کو اصولاً تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اس اسکول میں دینی علوم کے ماہر تیار کئے جائیں گے۔ ۱۹۳۳ء میں استنبول میں دینی علوم کی فیکلٹی کو اس وجہ سے بند کر دیا گیا تھا۔ کہ طلباء کی تعداد مشکل سے بیس تھی۔ اور انہیں تعلیم دینے کے لئے باقاعدہ تربیت یافتہ اساتذہ کی شدید کمی تھی۔

مذہبیت کے احیاء کا علمبردار

مذہبیت کے احیاء کی اس تحریک کے سب سے بڑے علمبردار حمداللہ صوفی ہیں۔ آپ سابق میں ترکی کے منسٹر اور پارلیمنٹ کے سرکاری رکن رہے ہیں۔ موصوف کا خیال ہے کہ ان "اصلاحات" کے باوجود جو ملک سے مذہبیت کو دور کرنے کے لئے عمل میں لائی گئی تھیں۔ عوام الناس کی زندگی بنیادی طور پر مذہبی رہی ہے۔ چنانچہ مسجدیں برابر آباد رہی ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ پچیس سالہ تجربے کے بعد ترکی کے حکمران طبقے یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ مذہبیت کا احیاء اگر کسی اور غرض سے نہیں تو عمرانی مقاصد کے لئے یقیناً ضروری ہے۔ جو لوگ مذہب سے بیگانہ ہیں وہ بھی یہ محسوس کرنے لگے ہیں۔ کہ مذہبی تنظیم کے ذریعہ اشتراکی نظریات کے اثر و نفوذ کو روکا جا سکتا ہے۔

حکومت کی محتاط پالیسی

مجلس قانون ساز کے ان مباحث کے بعد جو حال میں اس مسئلہ پر ہوئے تھے۔ حکومت نے اس بارے میں ایک محتاط پالیسی اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ اس مسئلہ پر بحث کے دوران میں مسٹر تحسین وزیر تعلیم نے اس امر کی وضاحت کر دی تھی۔ کہ ان رعایتوں اور سہولتوں کے باوجود جو دینی تعلیم کے سلسلہ میں دی گئی ہیں حکومت اس قسم کے مدرسے جاری کرنے کی اجازت نہیں دیگی۔ جیسے پہلے زمانہ میں جاری تھے۔ اور لوگ جو ترقی کے راستہ پر پچیس سال آگے بڑھ چکے ہیں۔ ترقی معکوس نہیں کرینگے

درخواست دُعا

میرا بھانجہ عزیز جاوید برکت دسویں جماعت میں ۵۹۹ نمبر لے کر فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوا ہے۔ نیز وہ اپنے سکول میں بھی اوّل رہا ہے۔ الحمد للّٰہ:۔

احباب اس کی مزید ترقیات اور کامیابیوں کے لئے دعا کریں۔ (محمد صدیق خوشنویس دفتر روزنامہ الفضل)

۲۔ میری ہمشیرہ کی گردن میں عرصہ سے سخت تکلیف ہے۔ اور بیماری بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب کرام اور صحابہ کرام سے درخواست ہے۔ کہ میری ہمشیرہ کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ جلد ان کو شفا دے۔ (آمین) (سعید احمد خان راولپنڈی)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا کریں:۔ (ایڈیٹر)

فلسطین کے متعلق شاہ عبد اللہ کے نظریات

عمان ۲۴ر جون:- شاہ عبد اللہ کو یقین ہے کہ اگر لوزان کانفرنس ناکام ہوگئی۔ اور کوئی معاہدہ نہ ہو سکا۔ تو مسئلہ فلسطین پھر اقوام متحدہ کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ جب کہ عارضی صلح کے انتظامات اس وقت کی طرح جاری رہیں گے۔ انہوں نے ان نظریات کا اظہار عمان کے اخبار "النہضۃ" پر کیا۔ شاہ عبد اللہ نے اس یقین کا اظہار کیا۔ کہ جنوب مشرقی بیت المقدس میں جبل المکبر کے علاقہ پر یہودیوں کے قبضہ کر لینے سے جو نازک صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔ اور جو یہودیوں کے علاقہ کو خالی کر دینے سے دور ہوئی وہ اپنی قسم کی آخری واردات ہو گی۔ جب ان سے یہودیوں کی موجودہ تجاویز کے متعلق ان کی رائے دریافت کی گئی۔ تو شاہ عبد اللہ نے کہا۔ کہ وہ یہودیوں کی تجاویز سے واقف نہیں۔ لیکن انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا۔ کہ یہودی شرق اردن سے جھگڑا کر کے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکیں گے۔ اور انہیں اس قسم کا جھگڑا اٹھانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا

انہوں نے مزید کہا کہ بظاہر عارضی اختلافات کے باوجود عرب محاذ طاقت ور اور مضبوط ہے۔ شاہ عبد اللہ نے اس نظریے کا بھی اظہار کیا کہ عرب ممالک کے اختلافات براہ راست مذاکرات اور دلائل سے دور ہو سکتے ہیں۔ جس طرح عراق اور مصر کے درمیان دور ہو گئے ہیں۔ (اسٹار)

عالمی ٹریڈ یونین سے عربوں کا مطالبہ

عمان ۲۴ر جون:- فلسطین میں عرب لیبر انجمن کے سپریم کونسل نے نابلس میں منعقدہ ایک اجلاس میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ سوئٹزرلینڈ میں عالمی ٹریڈ یونین کی کانفرنس سے فلسطین میں عرب لیبر تحریک کی حمایت کی اپیل کی جائے۔

کانفرنس پر یہ امر ظاہر کرنے کا فیصلہ کیا گیا کہ یہودیوں کی جارحانہ حرکات سے پیدا شدہ موجودہ حالات کی وجہ سے فلسطین کے عرب مزدوروں کی کانفرنس میں نمائندگی نہ ہو سکی اور کانفرنس سے یہ درخواست کی جائے۔ کہ وہ فلسطین میں عربوں کے انصاف اور حق کی حمایت کرے۔ (اسٹار)

لاہور ۲۴ر جون:- فلائیٹ لفٹیننٹ ایم باز ایئر سلیکشن افسر لاہور رائل پاکستان ایئر فورس کے لئے افسر اور ہوا باز بھرتی کرنے کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔ متعلقہ اُمیدوار حسب ذیل مقامات پر آٹھ بجے صبح ملاقات کر سکتے ہیں۔ سیالکوٹ دفتر بھرتی ۷ جولائی لائلپور دفتر روزگار ۱۴ جولائی گوجرانوالہ (دفتر روزگار) ۱۲ جولائی

برطانیہ اور پاکستان کی تجارت

لندن ۲۴ر جون:- گزشتہ سال کے چار ماہ کے مقابلہ میں اس سال کے ابتدائی چار ماہ میں پاکستان کے لئے برطانیہ کی درآمد چارگنی ہو گئی ہے۔ اور پاکستان سے برطانیہ کی خریداری میں ایک چوتھائی کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کا اظہار برطانوی بورڈ آف ٹریڈ کے کل بجریہ اعداد و شمار سے ہوتا ہے۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ چار مہینوں میں پاکستان کے لئے برآمد کی قیمت ۹۸۹۴۲۳۴ پونڈ تھی اس کے مقابلہ میں ایک سال قبل اس کی قیمت صرف ۲۹۳۵۸۴۶ پونڈ تھی اور پاکستان سے برآمد کی قیمت ۵۵۰۲۱۰۰ پونڈ ہے۔ جب کہ ایک سال قبل ۴۵۳۴۹۳۵ پونڈ تھی۔ ۳۱ر مئی کو ختم ہونے والے ۵ ماہ کے تفصیلی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ روئی اور پٹ سن کی درآمد میں بہت اضافہ ہوا ہے اور برطانیہ نے گزشتہ سال کے ابتدائی ۵ ماہ میں ۱۲۰۶۷۹۵ پونڈ کی روئی پاکستان سے خریدی تھی۔ اس سال اُس نے ۲۷۰۹۹۱۵ پونڈ کی روئی خریدی۔ اس سال اُس نے ۱۷۰۲۷۸۵ پونڈ کی جوٹ خریدی ہے۔ جب کہ گزشتہ سال کے ۸۱۳۰۹۲ پونڈ کی جوٹ خریدی تھی گزشتہ سال ۸۹۲۲۱۴ پونڈ کے مقابلہ میں اس سال ۹۷۱۳۵ پونڈ کی چائے خریدی گئی۔ اور ۸۲۳۶۵ پونڈ کے مقابلہ میں گزشتہ سال ۳۸۶۹۸۰ پونڈ کی اون خریدی گئی تھی۔ برآمد کے سلسلے میں سوتی مصنوعات۔ کیمیکل۔ موٹروں اور مشینوں میں بہت اضافہ ہوا۔ برآمد شدہ اشیاء کی قیمت گزشتہ سال کے ابتدائی ۵ ماہ میں برآمد شدہ اشیاء کی قیمت (بریکٹ میں) کے ساتھ درج ذیل ہیں۔

سوتی تاگہ اور مصنوعات ۱۷۴۲۶۷۵ (۵۱۷۶۷۳ پونڈ) مشین ۱۹۱۰۲۴۷ (۱۱۹۵۰۳ پونڈ) کیمیکل ادویہ اور رنگ ۷۰۵۸۱۷ (۱۷۶۱۱۲۹ پونڈ) موٹریں ۴۰۶۰۴۳۱ (۵۹۴۲۷ پونڈ) برقی سامان ۵۲۵۷۱۹ (۵۹۴۲۷ پونڈ)

سلک اور مصنوعی سلک کا تاگہ اور مصنوعات ۵۸۹۷۶۳ (۱۲۶۵۲۹ پونڈ) ۱۴۶۶۸ پونڈ) (اسٹار)

حفاظتی کانفرنس

دمشق ۲۴ر جون:- اگرچہ شام نے اپنے ملک کو کمیونسٹوں اور مفسدانہ عناصر سے تقریباً پاک کر دیا ہے لیکن دہشت پسندی سے مقابلہ کرنے اور خطرناک سیاسی سرگرمیوں کو دبانے کے لئے موثر مشترکہ طریقوں پر غور کرنے کے لئے مصر اور لبنان کے ساتھ ایک کانفرنس میں شریک ہونے کی منظوری دیدی ہے۔ سرحد پر ناجائز نقل و حرکت کو روکنے کیلئے شام و ترکی کے نمائندوں کی ملاقات ہوئی اور دونوں ملکوں میں اسٹیشن قائم کئے جائیں جن میں دونوں ملکوں کی پولیس ان سرگرمیوں کو روکے (اسٹار)

بقیہ صفحہ ۳

دشمنی نہیں ہے۔ جو اپنے آپ کو مسلمانوں کا رہنما بنانا چاہتا ہے۔ ملت اسلامیہ کی خدمت کرنی چاہتا ہے۔ ہاں ہم ہر ایک دعویدار کی خلاف اسلام نظریاتی غلطیاں ظاہر کرنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ رہنماؤں کا ایک غلط قدم بھی بڑی بڑی قوموں کی تباہی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہمیں جہاں مودودی صاحب کی ذات سے ہمدردی ہے۔ ہمیں اُن کے سیاسی اسلام کے غلط نظریہ سے سخت اختلاف ہے۔ اور ہماری دانست میں یہ نظریہ نہ صرف اسلام کی ترقی کے راستہ میں روک ہے۔ بلکہ تمام موجودہ اسلامی دنیا کی ہستی کے لئے بھی سخت خطرناک ہے۔ ہم نے قرآن کریم کے ان چند ٹکڑوں کو جن پر مودودی صاحب نے اپنے غلط نظریہ کا انحصار کیا ہے۔ سیاق و سباق میں رکھ کر جانچا اور تولا ہے۔ ہمیں دعویٰ ہے۔ کہ ہمارے اعتراضات کا کوئی جواب نہیں۔ ہمارا یہ دعویٰ بالبداہت ثابت ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آج تک تمام دنیائے "اسلامی جماعت" خاموش ہے۔ اس کے باوجود یہ کتنی افسوسناک بات ہے۔ کہ تسنیم کے مدیر محترم اپنی اس خامی کو چھپانے کے لئے احمدیت پر ایسے رکیک حملے کرتے ہیں

جیسا کہ انہوں نے وزیر خارجہ کے تعلق میں کیا ہے۔ جب تمام اسلامی دنیا نے ان پر اپنا اعتماد ظاہر کیا ہے۔ تو آپ محض اُن پردہ سوقیانہ الزامات کر کے جو آپ نے احراریوں کی صحبت میں سیکھے ہیں۔ قوم و ملت یا اسلامی دنیا کو کیا فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ اس لئے عرض ہے کہ اگر آپ کو واقعی اسلام سے محبت ہے۔ تو یا تو آپ اپنے سیاسی نظریہ اسلام کو قرآن کریم سے ثابت کریں۔ اور یا پھر تمام اس لٹریچر کو نذر آتش کر دیں۔ جو دانستہ یا نادانستگی کی وجہ سے شائع ہو چکا ہے۔ اور تبلیغ اسلام کی مہم کو قرآن کریم کی روشنی میں از سر نو ترتیب دیں۔

لندن ۲۴ر جون:- اس ملک نے ایک نیا طریقہ ایجاد کیا ہے۔ جس سے کاروں اور موٹروں میں زنگ نہ لگا کرے گا۔ اس وقت صرف بڑے کارخانے اس کو استعمال کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

طاقتور شامی فوج ایران اور ترکی کی امداد کرے گی

کرنل حسنی زعیم کا بیان

دمشق ۲۴ جون ۔ شامی وزیر اعظم کرنل حسنی زعیم شامی فوج کو طاقتور بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تاکہ وہ حملے کی صورت میں ایران اور ترکی کی مدد کر سکے۔ یہ بیان کرنل حسنی زعیم نے یہاں اشار کے نامہ نگار خصوصی کو دیا۔ عرب ممالک کا تذکرہ کرتے ہوئے الزعیم نے کہا۔ کہ نوری پاشا السعید کو یہ موقعہ کو دیا گیا۔ جس سے ہم عراق کے ساتھ گہرے تعلقات قائم کرنے کے لئے کام میں لانا چاہتے تھے۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے الزعیم نے کہا۔ کہ شام عظمیٰ کی اسکیم دو وجوہ سے پرانی ہو چکی ہے۔ "پہلی تو یہ کہ شام کی ترقی اور صنعتی اور زرعی احیاء کی وجہ سے شام اور ہاشمی حکومتوں میں بڑی خلیج پیدا ہو جائے گی۔" "دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ میں نے مصری اور سعودی عربی گروپ میں شریک ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کیونکہ یہ دو ممالک بہت زیادہ معاون ثابت ہونگے۔ اور انہوں نے شام کے ساتھ نیک جذبات کا اظہار کیا ہے۔ شام مصر اور سعودی عرب کے درمیان مضبوط اتحاد شام عظمیٰ کی تحریک کا ایک مستحکم جواب ہوگا۔ الزعیم نے بتایا۔ کہ وہ کئی بار اس امر کا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ ان کے ملک کی پالیسی کمیونسٹوں کے خلاف اور اینگلو امریکی گروپ کے ساتھ وابستہ ادا کی ہے۔ اور خصوصاً برطانیہ کے ساتھ۔ لیکن ہم برطانیہ کے ساتھ جو رشتہ استوار کرنا چاہتے ہیں وہ مضبوط اور صاف گوئی کی بنیادوں پر ہونا چاہیئے جو اپنے استحکام اور دیرپا ہونے کی ضمانت ہو گا۔" (اشار)

وزیر خزانہ یورپ کا دورہ کرینگے

لندن ۲۴ جون ۔ وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد جو اس ہفتہ امریکہ میں جانے والے تھے۔ کل یورپ کے ایک مختصر سے دورے پر روانہ ہو گئے ہیں۔ یہاں ذمہ دار طبقے پر بتایا گیا ہے۔ کہ مسٹر غلام محمد کا سفر امریکہ فی الحال ملتوی ہو گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر خزانہ یورپ کے دورے سے واپس لندن آئیں گے۔ اور پھر یہاں سے امریکہ جائیں گے۔ (اشار)

جہاز کی تلاشی کے لئے مصری قوانین

قاہرہ ۲۴ جون ۔ اشار کو معلوم ہوا ہے کہ گو یہاں اب بھی کہا جاتا ہے۔ کہ نہر سویز میں مصری حکام کو جہازوں کی تلاشی لینے کا پورا حق ہے لیکن اب نئے قوانین مرتب کئے جا رہے ہیں۔ جن سے مشتبہ جہازوں کی اور جہازوں کی تلاشی نرم ہو جائے گی۔ ان نئے قوانین پر جن کا اعلان آئندہ چند دنوں میں ہونے والا ہے۔ فوراً ہی عمل شروع کر دیا جائے گا۔ (اشار)

دنیا بھر کے انجینئر ۱۹۵۱ء میں ہندوستان میں جمع ہوں گے

نئی دہلی ۲۴ جون معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان میں دو بین الاقوامی کانفرنسیں ہونگی جن میں طاقت اور پلٹنوں سے متعلقہ امور پر غور کیا جائے گا۔ یہ کانفرنسیں ماہ جنوری و فروری ۱۹۵۱ء کے دوران میں ہوں گی۔ ہندوستان کے نمائندے مسٹر امپور پرسلز گئے ہیں تاکہ وہ منتظمہ کمیٹیوں سے مل کر ان انتظامات پر گفتگو کریں۔ جو ان کانفرنسوں کے سلسلہ میں کئے جائیں گے۔ یہ بات بھی طے کی جائیگی کہ ہندوستان کن ممالک کو دعوت نامے بھیجے۔ انجینئرنگ کی ایک بڑی نمائش اور ہائیڈرولک انسٹرکلچر ریسرچ کی بین الاقوامی انجمن کا اجلاس بھی نئی دہلی میں ہوگا۔ توقع ہے کہ تمام عالم کے چار سو چالیس ہزار سے انجینئر اس کانفرنس میں حصہ لیں گے۔ (اشار)

کائناتی اٹلس

نیویارک ۲۳ جون دنیا بھر کے ستارہ دان بہت اشتیاق سے پہلی آسمانی اٹلس کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ اٹلس چار سال کے عرصہ میں فروخت ہونے لگے گی اٹلس کی قیمت دو ہزار ڈالر ہوگی کیلیفورنیا ٹکنالوجی کے ادارہ اور قومی جغرافیائی سوسائٹی کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے سوسائٹی روپیہ دے گی اور ادارہ اپنی وہ عظیم الشان اور عظیم الجثہ دوربین دے گا جو کیلیفورنیا میں ماؤنٹ پالومر پر نصب ہے کائنات کا نقشہ یہ دونوں مل کر بنائیں گے۔ ادارہ کے صدر ڈاکٹر لی اے ڈوبرج کے بیان کے مطابق اس عظیم الشان اسکیم کے دو پہلو ہیں۔ اول تو یہ اٹلس کم از کم ایک صدی تک ستارہ دانی کی انجیل کا کام دے گی۔ اور دوسرے یہ توقع ہے کہ کائنات کا جائزہ لینے کے دوران میں کائنات کی ہیئت کے متعلق بہت سے انکشافات ہوں گے۔ (اشار)

گورنر سرحد ابھی نہیں جائیں گے

پشاور ۲۴ جون معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سرحد کے گورنر مسٹر ڈنڈس کے جلد چلے جانے کی خبر صحیح نہیں۔ وہ ابھی کچھ عرصہ تک اور صوبے کے گورنر رہیں گے۔ اس سلسلے میں عنقریب سرکاری طور پر بھی اعلان ہو جائیگا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ فیصلہ صوبے کے اندرونی اور بیرونی نازک صورت حالات کے پیش نظر کیا گیا۔ وزیر اعظم پاکستان نے اس معاملہ پر کابینہ سرحد سے بجیاگلی میں گفتگو بھی کی تھی کہ سرحد کے گورنر کی معیاد ملازمت اس ماہ کے آخر میں ختم ہو رہی ہیں۔ (سول)

مذاکرات لوزان میں جمود کے باوجود فوری التوا کی کوئی امید نہیں

لوزان ۲۴ جون ۔ اقوام متحدہ کے مصالحتی کمیشن کی گذشتہ شب کی رپورٹ کے شائع ہونے کے باوجود جس میں جمود کا اظہار کیا گیا ہے اس امر کی بہت کم توقع ہے کہ فلسطینی مذاکرات کو جلد ملتوی کر دینے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ کمیشن میں سابق امریکی رکن مسٹر ایتھرج نے جو واشنگٹن واپس چلے گئے ہیں جلد التوا کی تجویز کی تھی۔ لیکن دوسرے دو اراکین جو فرانس اور ترکی کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ان کی اس رائے سے متفق نہ تھے۔ کہا جاتا ہے کہ موجودہ امریکی رکن مسٹر ڈیمنڈ اہیر بھی نہیں چاہتے کہ لوزان میں کمیشن اپنا کام ختم کر دے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نظریہ مسٹر ایتھرج کے مقابلے میں امریکی دفتر خارجہ کی پالیسی کا زیادہ صحیح عکس ہے۔

یہاں جن ریاستوں کی نمائندگی کی جا رہی ہے ان میں سے کسی نے بھی اس خواہش کا اظہار نہیں کیا کہ گفت و شنید میں رکاوٹ پیدا ہو جائے۔ گو ان سب کا خیال ہے کہ کمیشن کو زیادہ سخت قدم لینا چاہیئے۔

عرب وفود کمیشن پر زور دے رہے ہیں کہ وہ یہودیوں سے مطالبہ کرے کہ وہ مہاجرین کی واپسی اور بیت المقدس کو بین الاقوامی بنانے پر اقوام متحدہ کی قرارداد کا لحاظ کریں۔ یہودی کمیشن پر زور دے رہے ہیں کہ وہ عربوں پر علاقہ جاتی تجاویز پیش کرنے کے لئے زور دے۔ کمیشن بذات خود اس امر سے اچھی طرح واقف ہے کہ اس کا کام مصالحت کرانا ہے نہ کہ احکامات صادر کرنا۔ گو ابھی نہیں کہا جا سکتا کہ التوا کا مسئلہ معرض التوا میں ڈال دیا گیا ہے۔ کمیشن ایک مہاجرین اور دوسری علاقہ جاتی مسائل پر دو کمیٹیاں قائم کرنے کے خیال پر عمل کر رہا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ مہاجرین کے متعلق یہودی وفد سے قطعی وعدے کرنے کی آخری کوشش ہوگی علاقہ جاتی مسائل پر بھی یہودیوں کا ٹھیک ٹھیک نظریہ معلوم کیا جائے گا۔ (اشار)

ہٹلر کی کشتی

نیویارک ۲۴ جون ۔ نیویارک کے سینکڑوں باشندے دریائے ہڈسن کا رخ کر رہے ہیں جہاں وہ ہٹلر کی افسانوی حجاب سے چلنے والی کشتی گرائل کا معائنہ کریں گے۔ اس نے بحر اوقیانوس کو پہلی بار عبور کیا ہے۔ یہ حسین کشتی بالکل سفید ہے اس کا وزن ۲۷۸۰ ٹن ہے اور اس کی رفتار تیس ناٹس ہے اس پر تکلف کروز پر جرمن عوام کو چالیس لاکھ ڈالر خرچ کرنا پڑے تھے یہ ہٹلر کو تحفہ کے طور پر دی گئی تھی۔

اس کشتی میں باتیس سے زیادہ شب خوابی کے کمرے ہیں جن میں ہر ایک ساتھ غسلخانہ ہے اور بہت سے بڑے بڑے نفیس کمرے ہیں۔ ہٹلر اس عرشے میں بیٹھ کر نارد ے اور آکس لینڈ گیا تھا۔ صلح کے بعد یہ کشتی برطانوی بحریہ نے بطور تاوان جنگ لے لی۔ اور بعد میں ایک نیلام میں مشرق وسطی کے برطانوی کے ایک بڑے کے کارخانے کے مالک جارج ارنیڈا کے ہاتھ فروخت کر دی۔ رقم کا انکشاف نہیں کیا گیا۔ ہٹلر کے کمروں میں سے ایک بڑا کمرہ شب خوابی۔ ایک غسلخانہ اور ایک دفتر کا کمرہ شامل ہے۔ اس کے سامنے ایک بڑا پر تکلف ہلکے نیلے رنگ کا کمرہ ہے جس کی چھت پر ایک نور ٹو لگا ہوا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ ایوا براؤن کے استعمال کا تھا۔ خاص عرشہ پر ایک بڑا نفیس کمرہ طعام ہے جس میں پچاس آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ (اشار)

کوئٹہ میں پاکستان ایرانی ثقافتی مجلس

کوئٹہ ۲۴ جون ۔ کوئٹہ میں ایرانی قونصل آغائے قدسی نے اخبار والوں کو بتایا کہ وہ کوئٹہ میں پاکستان ایران ثقافتی مجلس قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے اور گہرے تعلقات پیدا کرنے کیلئے یہ قدم نہایت ضروری ہے۔ (اشار)

سرکاری اطلاع

لاہور ۲۴ جون ۔ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۴۹ء سے ریونیو دفتر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ محکمہ بجلی کا دفتر واقعہ عمارت ملبڈنگ لاہور صبح ۷ بجے سے ۱ بجے بعد دوپہر تک سرکام والے دن ہوا کرے گی۔

(تعلقات عامہ)

اسرائیل کی علاقہ بڑھانے کی پالیسی

امریکہ کیلئے باعث پریشانی ہے

واشنگٹن ۲۴ جون ۔ سمجھا جاتا ہے کہ امریکہ اسرائیلی حکومت کے علاقہ بڑھانے کے متعلق سخت کافی تشویش میں پڑ گیا ہے۔ یہاں ایک اطلاع کے مطابق ممکن ہے ان خیالات کا نتیجہ یہ ہو کہ ڈھائی کروڑ پونڈ کا قرضہ بند کر دیا جائے جو درآمد و برآمد بنک اسرائیل کو دے رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر جلد ہی اسرائیل حکومت کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی تو اس قدم کے اٹھانے پر غور کیا جائے گا

یہ پریشانی اس خیال سے ہے کہ نئی پالیسی کا متوقع نتیجہ یہ ہوگا کہ فلسطین کے عرب حصے کو ملحق کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ پراپیگنڈا کرنے والے یہودی اسرائیل کی موجودہ حکومت کو اعتدال پسند حکومت بنا کر امریکہ کی حمایت برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ موجودہ حکومت کے خاتمہ کے معنی یہ ہوں گے کہ انتہا پسند برسراقتدار آجائیں گے۔ (اشار)